FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

29- سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

آیات : 69 ...... مَکِّیَّۃٌ ...... پیراگراف : 8

زمانۂ نزول:

1- سورت ﴿ العَنکبوت ﴾، سورت ﴿ لُقمَان ﴾ کے بعد ہجرتِ حبشہ (رجب 5 نبوی) سے پہلے، 5 نبوی کے اوائل میں نازل ہوئی، جب مسلمان منکرینِ آخرت مشرکین کے ظلم وستم کا شکار تھے۔ مسلمانوں کو ہجرت اور دیگر آزمائشوں کے لئے تیار کیا گیا۔

2- ﴿ اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ ﴾ کے ذریعے ہجرتِ حبشہ کا حکم دیا گیا (آیت 56)۔

3- اُن کمزور مسلمانوں اور منافقینِ مکہ کو تنبیہ کی گئی، جو ہجرتِ حبشہ کے لئے متردد تھے (آیت 10 تا 11)۔

سورۃُ العنکبوت کا کتابی ربط

1- پچھلی سورۃ ﴿القصص﴾ میں فرعون کی فوجی حکومت کے مقابلے میں بنی اسرائیل کی مظلومیت کا ذکر تھا۔ یہاں سورت ﴿العنکبوت﴾ میں مکے کے نومسلموں کی مظلومیت کا ذکر ہے۔ انہیں ہجرت اور آزمائشوں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

2- اس سورت میں ﴿توحید ولایت﴾ کو ثابت کرنے کے لیے مکڑی کے گھر سے ایک خوبصورت تمثیل بیان کی گئی ہے۔

3- اگلی سورۃ ﴿الرّوم﴾ میں اِثباتِ آخرت اور اثباتِ قیامت کے دلائل پیش کیے گئے ہیں۔

اہم کلیدی الفاظ ومضامین

1- اس سورت میں ﴿یُفْتَنُوْن﴾ کے لفظ سے مسلمانوں کو آزمائشوں کے اُصول بتائے گئے۔

(a) مسلمانوں کی تربیت کی گئی کہ توحید پر ایمان لانے کے بعد، آزمائشیں آکر رہیں گی۔

﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴾ (آیت:2)۔

(b) دعوتِ توحید کی تاریخ آزمائشوں سے بھری پڑی ہے۔﴿ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾

(c) آزمائشوں کا مقصد سچے مسلمانوں کو چھانٹنا ہوتا ہے۔

﴿ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴾ (آیت:3)۔

2- ملاقاتِ ربّ یعنی ﴿لِقاء اللّٰه﴾ کا مضمون اس سورت میں تین (3) بار آیا ہے۔

(a) اللہ سے ملاقات کی امید رکھنے والوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ ﴿اجل﴾ آکر رہے گی۔

﴿ مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ﴾ (آیت:5)

(b) ملاقاتِ ربّ اور آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں کو عذابِ الیم کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ (آیت:23)

﴿وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآىِٕهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ یَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴾

(c) حضرت شعیبؑ نے بھی اپنی قوم کو توحید اور آخرت پر ایمان لانے کی ہدایت کی اور فساد سے روکا۔

﴿وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ، وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ ، وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴾ (آیت:36)

3- ﴿ مجاہدہ﴾: اس سورت میں جدوجہد اور کوشش کا ذکر دو (2) مرتبہ ہوا ہے۔

(a) پہلی بات یہ کی گئی کہ ﴿مجاہدہ ﴾ خود انسان کی اپنی ذات کے لیے فائدہ بخش ہے۔

﴿ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ﴾ (آیت:6)

(b) دوسری بات یہ کہ جو لوگ اللہ کے راستے میں مجاہدہ کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ خود بخود مستقبل کے راستے دکھاتا جائے گا۔﴿ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ﴾ (آیت:69)

4- سورت ﴿العنکبوت﴾ میں ہجرت کا ذکر دو (2) بار ہوا ہے۔

(a) حضرت ابراہیمؑ پر صرف اُن کے بھتیجے حضرت لوطؑ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے رب کی طرف ہجرت کا اعلان کیا۔﴿ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ﴾ (آیت:26)

(b) اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والے اپنے خاص بندوں کو حکم دیا کہ اگر مکہ کی زمین تم پر تنگ ہوگئی ہے تو کیا غم ہے۔ میری زمین بہت وسیع ہے۔ کسی بھی دوسرے ملک میں جاؤ، لیکن میری ہی عبادت واطاعت کرنا ضروری ہے۔
﴿ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (آیت:56)

5- ﴿سبیل﴾ :اس سورت میں دو (2) راستوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(a) کافر لیڈروں کا راستہ: کافروں کے لیڈروں نے مسلمانوں سے کہا کہ ہمارے راستے پر چلو۔ ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اُٹھالیں گے۔
﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴾ (آیت:12)

(b) اللہ کا راستہ: اللہ تعالیٰ نے محسنین مسلمانوں کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم میری راہ میں کوشش کر رہے ہو۔ میں تمہیں اپنے راستوں کی طرف رہنمائی کرتا رہوں گا۔﴿ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (آیت:69)

6- احکامات وہدایات:
نومسلم صحابہ کی تربیت کی گئی کہ اپنے کافر والدین کے ساتھ احسان کا رویہ اختیار کریں، لیکن اگر وہ ﴿شرک﴾ پر مجبور کریں تو اُن کی اطاعت ہرگز نہ کی جائے۔﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ﴾ (آیت:8)

7- رسول اللہ ﷺ کو وحی کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے اور نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا۔ نماز کے سلسلے میں دو (2) اہم باتیں بتائی گئیں۔
﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴾ (آیت:45)

(a) نماز بے شرمی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔

(b) نماز کی اصل روح ﴿ذکر﴾ یعنی اللہ کی یاد ہے اور یہ ﴿اکبر﴾ ہے یعنی زیادہ بڑی چیز ہے۔

8۔ ہجرتِ حبشہ کرنے والے مسلمانوں کی تربیت کی گئی کہ حبش کی سرزمین پر تمہیں اہلِ کتاب میں دعوت و تبلیغ کا کام کرنا ہے۔ یقیناً تم ان سے عقیدۂ توحید پر بحث و تکرار کرسکتے ہو، لیکن یہ ﴿مُجادلہ﴾ اور یہ بحث و تکرار خوبصورتی اور احسان پر مشتمل ہو۔

﴿وَلَا تُجَادِلُوٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (آیت:46)

سورۃ العنکبوت کا نظمِ جلی

سورۃ العنکبوت نو(9) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 7 : پہلے پیراگراف میں نومسلم صحابہؓ کو بتایا گیا ہے کہ آزمائش آکر رہیں گی۔ وہ محض ﴿آمنّا﴾ کہنے پر چھوڑ نہیں دیئے جائیں گے۔

پچھلے مسلمان بھی آزمائش سے گذرے ہیں۔ مقصدِ آزمائش، سچوں اور جھوٹوں کی پہچان کرنا ہے۔ برے اعمال کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

اللہ سے ملاقات ﴿لقاءُ اللهِ﴾ کی امید رکھنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مقررہ وقت آنے والا ہے۔

ایمان لاکر جدوجہد کرنے والوں کی محنت رنگ لائے گی اور خود اُن کے لیے نفع بخش ثابت ہوگی ﴿وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ﴾۔ ان کی برائیاں محو کی جائیں گی اور انہیں نیکی کی جزا ملے گی۔

2- آیات 8 تا 13 : دوسرے پیراگراف میں نومسلم صحابہؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ مشرک سرداروں کے دباؤ میں نہ آئیں۔

والدین کے ساتھ احسان کا حکم ہے، لیکن شرک پر اصرار اور دباؤ ہو تو والدین کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے۔

اس موقع پر اُن کمزور مسلمانوں کے نفاق پر گرفت کی گئی، جو ہجرتِ حبشہ میں متردّد اور سردارانِ قریش سے خوف زدہ تھے۔ منافق ﴿آمنّا﴾ کہتا ہے، لیکن لوگوں کے فتنے کو، عذابِ الٰہی کی طرح اللہ سمجھتا ہے۔ کامیابی ہو تو اپنی رفاقت کا احسان جتاتا ہے۔ سینے کے رازوں سے واقف، اللہ تعالیٰ یہ جاننا چاہتا ہے کہ کون مومن ہے اور کون منافق؟ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (آیت:10)

کافروں کے سردار کمزور مسلمانوں پر دباؤ ڈالتے تھے کہ روزِ قیامت ہم تمہارے گناہ اپنے سر لے لیں گے۔ انہیں جھوٹا کہا گیا۔

روزِ قیامت یہ اپنا اور دوسروں کا دوہرا بوجھ اٹھائیں گے۔ اُس دن اُن کی افتراء پردازیوں کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

3- آیات 14 تا 40: تیسرے پیراگراف میں آزمائشوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ آزمائشوں سے سے گزرے۔

(a) حضرت نوحؑ کو اپنی قوم کے درمیان 950 سال رہے:

ان کی قوم کو طوفان سے ہلاک کیا گیا۔ یہ ظالم لوگ تھے۔ اللہ نے کشتی والوں کو بچا لیا اور سارے جہاں والوں کے لیے عبرت کا سامان فراہم کردیا۔ (آیت: 15)

(b) حضرت ابراہیمؑ نے توحید و تقویٰ کی دعوت دی: ﴿ اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ﴾ (آیت: 16)

حضرت ابراہیمؑ نے بت پرستی کو جھوٹ قرار دیا اور ﴿ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ کا پول کھول دیا کہ یہ رزق نہیں دے سکتے۔

﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا ﴾

لہٰذا لوگوں کو اللہ کے پاس رزق تلاش کرنا چاہیے۔ اُسی کی عبادت کرنی چاہیے، اُس کا شکر ادا کرنا چاہیے، اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔ فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴾ (آیت: 17)

پچھلی قوموں نے بھی تکذیب کی۔ رسول کا کام تو صرف بلاغ مبین ہوتا ہے۔

﴿وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴾ (آیت: 18)

حضرت ابراہیمؑ نے توحید کے متعدد عقلی دلائل پیش کیے۔

اللہ ہی خلق کی ابتداء اور اعادہ کرتا ہے؟ یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔

اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

اللہ چاہے تو سزا دے، چاہے تو رحم کرے۔ اللہ کو زمین و آسمان میں عاجز نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ کے غضب سے بچانے والا، کوئی ﴿ولی﴾ اور ﴿نصیر﴾ نہیں ہے۔ (آیت: 21 تا 22)

کافرین اور منکرین آخرت، رحمتِ الٰہی سے مایوس ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (آیت: 23)

حضرت ابراہیمؑ کی قوم نے انہیں قتل کرنے یا زندہ جلا دینے کا مشورہ کیا ﴿ اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ ﴾۔ اللہ نے انہیں آگ سے نجات دی۔ اس واقعے سے اہلِ ایمان آزمائشوں کی تاریخ جان کر اپنے اندر حوصلہ پیدا کرسکتے ہیں۔

(c) حضرت ابراہیم پر صرف اُن کے بھتیجے حضرت لوطؑ ایمان لے آئے۔

اعلان کیا: میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ (آیت 26)

﴿ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ﴾ (آیت: 26)

حضرت لوطؑ نے اپنی قوم سے کہا: فحش کام نہ کرو! جو دنیا میں پہلے کسی نے نہیں کیا، یعنی مردوں کے ساتھ لواطت۔ (آیت:28 تا 29)

یہ لوگ اس قدر بے شرم تھے کہ مجالس میں منکر افعال کیا کرتے تھے (آیت:29)۔ قوم نے عذاب کو دعوت دی۔ حضرت لوطؑ نے دعا کی ﴿ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴾

(d) اللہ نے مدین کی طرف حضرت شعیبؑ کو بھیجا۔ انہوں نے تین (3) باتوں کی دعوت دی۔ (1) اللہ کی بندگی کرو!

(2) قیامت کے دن کی امید رکھو! (3) فساد نہ کرو! (آیت:36)۔

﴿(1) اُعْبُدُوا اللّٰهَ (2) وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ (3) وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴾

قوم نے تکذیب کی۔ ایک سخت زلزلے ﴿الرَّجْفه﴾ نے آلیا۔ وہ اپنے گھر میں پڑے کے پڑے رہ گئے۔

(e) عاد و ثمود کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ اُن کے اعمال کو، شیطان نے خوش نما بنا دیا تھا۔ (آیت:38)

اللہ تعالیٰ نے قارون، فرعون اور ہامان کو ہلاک کیا۔ یہ ﴿اِستِکبار فِی الارض﴾ کے مجرم تھے۔ (آیت:39)

(f) آخر میں قوموں کی ہلاکت کے چار (4) مختلف طریقے بیان کیے گئے۔ ہلاکت گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔

﴿ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ﴾

(1) فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا	1- تیز آندھی سے
(2) وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ	2- ﴿الصَّيْحَة﴾ دھماکے سے
(3) وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ	3- ﴿خسف﴾ زمین میں دھنسا کر
(4) وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا	4- غرق کر کے (آیت:40)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ (آیت:40)

4- آیات 41 تا 43: چوتھے پیراگراف میں مکڑی کی تمثیل سے عقیدۂ ولایت کا ابطال کیا گیا۔ توحید ولایت ہیں ہے۔

اللہ ہی ﴿ولی﴾، کارساز، سرپرست اور تحفظ فراہم کرنے والی ہستی ہے۔

﴿ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ اور ﴿غیرُ اللّٰه﴾ کی ولایت کا عقیدہ، مکڑی کے کمزور گھر کی طرح ہے، جو نہ سکون پہنچا سکتا ہے اور نہ تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ اللہ کا سہارا مضبوط ہے اور ﴿غیرُ اللّٰه﴾ کا سہارا نہایت کمزور ہے۔ جن لوگوں نے ﴿اولیاء﴾ بنائے، ان کی مثال مکڑی جیسی ہے۔ گھر بنایا۔

﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ﴾

﴿ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ کو ولی، کارساز اور محافظ سمجھنے والے مکڑی کے گھر میں رہتے ہیں۔ یہ ایک کمزور گھر ہے۔ اس گھر میں انہیں کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوسکتا۔

﴿ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (آیت:41)

ان خوبصورت قرآنی تمثیلوں سے اہلِ علم ہی مستفید ہوسکتے ہیں۔ ﴿ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴾ (آیت 43)

5- آیات 44 تا 55: پانچویں پیراگراف میں دلائلِ توحید دیئے گئے ،اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا اور عیسائیوں میں ﴿ احسان ﴾ کے ساتھ دعوتِ توحید دینے کے آداب سکھائے گئے۔

رسول اللہ ﷺ کو ہدایت کی گئی کہ وہ قرآن سے تبلیغ کرتے رہیں اور نماز کے ذریعے اللہ کو یاد کرتے رہیں۔

یقیناً نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے لیکن نماز میں اصل چیز ﴿ ذکر ﴾ ہے۔

﴿ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ﴾ (آیت:45)

اہلِ کتاب کے ساتھ، خوبصورتی سے بحث ومجادلہ کرنا چاہیے۔ انہیں بتانا چاہیے کہ اسی طرح کی چیز ہمارے پاس بھی بھیجی گئی ہے۔ ﴿ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾

اُن سے کہنا چاہیے "ہمارا تمہارا خدا ایک ہے! اور ہم اسی کے فرماں بردار ﴿ مسلم ﴾ ہیں" (آیت:46)

وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ" وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴾

رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کا جواب دیا گیا کہ یہ قرآن خود آپ ﷺ کا تصنیف کردہ نہیں ہے۔ یہ اللہ کا کلام ہے۔

رسول ﷺ نہ تو پہلے پڑھتے تھے ،نہ ہاتھ سے لکھتے تھے، پھر باطل پرست شک میں کیوں مبتلا ہوتے ہیں۔

6- آیات 56 تا 60 : چھٹے پیراگراف میں ہجرت کا حکم دیا گیا اور رزق کا وعدہ کیا گیا

اگر مقامی جگہ پر دین پر عمل درآمد ممکن نہ ہو تو مسلمانوں کو کسی دوسرے مقام کی طرف ہجرت کرنا ضروری ہے۔

﴿ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ" فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (آیت:56)

ایمان لاکر عمل صالح اور ہجرت کرنے والوں کے لیے، جنت کی بلند وبالا عمارتیں ہیں ،جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔ کیا ہی عمدہ اجر ہے، اُن لوگوں کے لیے، جنہوں نے مشکل حالات صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے رہے۔ مسلمانوں کو یقین دلایا گیا کہ ہجرت کے بعد انہیں رزق ملتا رہے گا۔

"کتنے ہی جانور ہیں، جو رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ انہیں بھی رزق دیتا ہے ،تمہیں بھی دے گا۔"

﴿ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ، اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا ، وَاِيَّاكُمْ ﴾ (آیت:60)

7- آیات 61 تا 68 :ساتویں پیراگراف میں قریش کے خلاف فردِ جرم ہے۔ حرم کی نعمت کے باوجود ،یہ لوگ ناشکری میں مبتلا ہیں۔

دنیا کی زندگی کھیل اور دل کے بہلاوے کے علاوہ کچھ نہیں۔ اصل گھر آخرت کا ہے۔

یہ مشرک کشتی پر سوار ہو کر ﴿موحد﴾ بن جاتے ہیں۔ اللہ کی اطاعت کو خالص کر کے دعا کرتے ہیں، لیکن نجات کے بعد شرک کرنے لگتے ہیں۔ انہیں مہلت دی جارہی ہے۔

اللہ نے مکے کو پر امن جگہ بنایا ہے، جب کہ گرد و پیش میں لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔

(آلھۃ نے یہ امن قائم نہیں کیا) یہ باطل کو مانتے ہیں، حق کو نہیں ! ایسے کافروں کے لیے جہنم کی سزا ہے۔

8۔ آیت 69: آخری پیراگراف ، آخری آیت پر مشتمل ہے۔ نومسلم نوجوانوں سے ہجرتِ حبشہ کے بعد حمایت کا وعدہ کیا گیا

جو اللہ کے لیے تگ و دو کرتے ہیں، اللہ انہیں اپنا راستہ دکھاتا ہے۔ یہ محسن ہیں، ان کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آیت:69)

"جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے، انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے، اور یقیناً اللہ نیکوکاروں ہی کے ساتھ ہے۔"

اس آیت میں یہ بشارت پوشیدہ ہے کہ ہجرتِ حبشہ کے بعد، ہجرتِ مدینہ اور پھر بدر ، احد ، احزاب، صلح حدیبیہ، خیبر اور فتح مکہ ، تبوک کے مراحل آئیں گے اور پھر اُس کے بعد مشرق و مغرب میں اسلام کی دعوت کی توسیع ہوگی۔ ہر مرحلے پر اللہ تعالیٰ ﴿محسن﴾ مسلمانوں کو اپنے ﴿سُبُل﴾ یعنی راستوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے گا۔

مرکزی مضمون

اہلِ توحید کو آزمائشوں سے گذرنا پڑتا ہے، ہجرت کی نوبت بھی آسکتی ہے۔